© rasailojaraid.com

تصریحات

مسلمان کس قدر خوش قسمت واقع ہوا ہے کہ اللہ رب العزت جیسی ہستی اس کا اللہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے راہنما، قرآن مجید اس کے لیے کتابِ ہدایت اس کی تشریح و تبیین کے لیے حدیثِ مصطفےٰ اور اسلام ایسی نعمتِ کبریٰ اسے حاصل ہے — لیکن اگر وُہ اللہ رب العزت کو چھوڑ کر دیارِ غیر کے طواف کرے، رسول اللہؐ سے بیگانہ ہو کر راہنمائی ان کے ہاں تلاش کرے جو خود منزل سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ قرآنِ مجید کو نظر انداز کرے، حدیثِ رسول اللہ سے بے نیاز ہو جاتے اور اسلام سے بغاوت پر کمربستہ ہو جائے تو اس کی حرماں نصیبی میں بھی کیسے شک ہو سکتا ہے —— تاریخ گواہ ہے کہ مسلمان نے جب تک ان نعمتوں کی قدر کی، رُوئے زمین کی کوئی طاقت اسے نیچا نہ دکھا سکی۔ لیکن جب وُہ ان نعمتوں سے بیگانہ ہوا، تو خدا کی اس زمین پر ایک ناگوار بوجھ سے زیادہ اس کی حیثیت نہ رہی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم ـــــ کب مکافاتِ عمل کا کوڑا بلند ہو اور کب تم موت کی ابدی نیند سُلا دیے جاؤ ـــــ کیا تم نے اللہ کے قرآن میں یہ نہیں پڑھا کہ اللہ کا عذاب اچانک آتا ہے تو پھر کسی کو بھی اس سے راہِ فرار نہیں ملتی ـــــ کیا تم نے ان دھمکیوں کو فراموش کر دیا جو تمہارے قرآن میں موجود ہیں:

"ءامنتم من فی السماء ان یخسف بکم الارض فاذا ھی تمور"

کہ "کیا تم اس ذات سے بے خوف ہو گئے ہو جو آسمانوں میں ہے کہ وُہ تمہیں زمین میں دھنسا دے!"

"ام امنتم من فی السماء ان یرسل علیکم حاصبا فستعلمون کیف نذیر!"

"کیا تمہیں اس ربِ السموات والارض سے خوف محسوس نہیں ہوتا کہ اس کی نافرمانیوں کے سبب آسمان سے پتھروں کا مینہ برسنے لگے اور پھر تمہیں ہوش آئے!"

"افامن اھل القری ان یاتیھم باسنا بیاتا وھم نائمون!"

"کیا بستیوں والے اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ اللہ کا عذاب ان پر اس وقت اچانک آجائے جب کہ وُہ رات کو سو رہے ہوں!"

"اوامن اھل القری ان یأتیھم باسنا ضحی وھم یلعبون!"

"یا بستیوں والے اس عذاب سے بے خوف ہو چکے ہیں جو دن چڑھے ان پر اس وقت بھی آسکتا ہے جب کہ وُہ کھیل کود میں مشغول ہوں!"

ولادتِ رسول ؐ کی خوشیاں مناتے وقت شاید ہم یہ بھول گئے ہیں کہ آپؐ کا وصال مبارک بھی اسی ماہِ ربیع الاول میں ہوا تھا ـــــ اور آپؐ نے اپنے مرضِ وفات میں انتہائی کرب و بے چینی کے عالم میں جو الفاظ زبانِ مبارک سے ارشاد فرماتے وُہ آج بھی تاریخ کے صفحات میں موجود ہیں کہ: "لعن اللہ الیھود والنصاری اتخذوا قبور انبیاءھم وصالحیھم مساجد!"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"اللہ تعالیٰ لعنت کرے یہود و نصاریٰ پر کہ انہوں نے اپنے انبیاؑ و صالحین کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا تھا!"

غور فرمائیے، یہ الفاظ اس نبیِ رحمت کے ہیں جس کو بارگاہِ ایزدی سے "رحمۃ للعالمین" کا خطاب ملا —— اور جو انسان تو کیا، حیوان تک کو تکلیف میں نہ دیکھ سکا، لیکن شرک سے آپؐ کو اس قدر نفرت ہے کہ آپؐ نے اس کے مرتکبین پر اللہ تعالیٰ کی لعنت کی بددعا فرمائی۔

نیز آپؐ نے وصیت فرمائی:

"ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنتی!"

کہ "میں تم میں دو چیزیں چھوڑ چلا ہوں، اگر تم نے انہیں مضبوطی سے تھامے رکھا تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے، ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری سنت!"

—— پھر کیا یہ امر انتہائی باعثِ تعجب نہیں کہ مسلمان سر سے پاؤں تک شرک و بدعات میں مبتلا، توحید و رسالت سے ناآشنا اور کتاب و سنت سے بیگانہ ہو چکا ہے، لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ

یقین رکھو، یہ حرکتیں اللہ کی خوشنودی نہیں بلکہ اس کے غضب کو دعوت دیتی ہیں۔

اور عذابِ الٰہی سے محفوظ رہنے اور مہلتِ خداوندی سے فائدہ اٹھانے کا ایک ہی طریقہ ہے اور وُہ یہ کہ کل نہیں آج، اور آج نہیں بلکہ ابھی یہ اعلان کر دیا جائے کہ اس ملک میں آئندہ نہ صرف کتاب و سنت کا دستور چلے گا بلکہ ہر بات کے جواز و عدم جواز کے لیے اس ترکۂ رسولؐ سے راہنمائی حاصل کی جائے گی جس کو چھوڑ جانے کا آپؐ نے امت کے سامنے اعلان فرمایا! نیز ہر ہر پہلو میں اسوۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیشِ نظر رکھا جائے گا —— محبت و عقیدت کے تو یہی معنی ہیں، لیکن جو راستہ ہم نے منتخب کر لیا ہے وُہ یقیناً سلامتی کی طرف نہیں تباہی کی طرف جاتا ہے —————— وما علینا الا البلاغ!

(اکرام اللہ ساجد)

© rasailojaraid.com